السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

1۔ ایک شخص نے مرض الموت میں اپنے وثیقہ ہبہ بالعوض اپنی بعض اولاد کے نام سے لکھا اور بعض اولاد کو بالکل محروم کیا پس یہ ہبہ بالعوض بنام بعض اولاد کے صحیح ہوا یا نہیں؟

2۔ اگر کسی شخص نے حالت مرض الموت میں بعض اولاد اپنی یا کسی غیر کو ہبہ بالعوض کیا تو یہ ہبہ اس واہب کے کل مال میں جاری ہوگا یا واہب کے ثلث مال ہے؟ واہب نے اپنے کل مال کو بعض ورثا کو اپنے ہبہ کر دیا اور بعض کو بالکل محروم کیا ہے۔

3۔ ہبہ بالعوض میں قرآن مجید کا ہبہ کرنا صحیح ہوگا یا نہیں؟

جواب ان تینوں سوالوں کا کتب فقہ حنفیہ سے بقید مطبع و صفحہ کتاب کے دیا جائے۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

1۔ اگر یہ ہبہ باجازت باقی ورثہ کے ہوا ہے تو صحیح ہوا ورنہ صحیح نہیں ہوا اس لیے کہ ہبہ بالعوض ایک فرد ہبہ ہے جو مرض الموت میں واقع ہوا ہے اور ہبہ جو مرض الموت میں واقع ہو حکماً وصیت ہے بس ہبہ مذکورہ حکماً وصیت ہے اور وصیت وارث کے لیے بلا اجازت ورثہ صحیح نہیں ہے اور اولاد وارث ہے پس ہبہ مذکور بغیر اجازت باقی اولاد کے (اور اگر واہب کا کوئی اور بھی وارث ہو تو بغیر اجازت اس وارث کے بھی) صحیح نہیں ہے فتاوی قاضی خاں (506/4 مطبوعہ کلکتہ) میں ہے۔

"لایجوز الوصیة للوارث عندنا الا ان یجیزہا الورثة"

"لو وہب شئیا لوارثہ فی مرضہ او اوصیٰ لہ بشئی وامر بتنفیذہ قال الشیخ الامام ابو بکر محمد بن الفضل رحمة اللہ علیہ کلاہما باطلان فان اجاز بقیة الورثة ما فعل وقالوا: اجزنا ما امر بہ المیت ینصرف ینصرف الاجازة الی الوصیة لانہا ماموة لا الی الہبة (ولو قال الورثة: اجزنا ما فعلہ المیت صحت الاجازة فی الہبة والوصیة جمیعا" (ایضاً ص 513)

(ہمارے نزدیک وارث کے حق میں وصیت کرنا جائز نہیں ہے الا یہ کہ دوسرے وارث اس کی اجازت دیں اگر وہ اپنے مرض میں وارث کو کوئی چیز ہبہ کرے یا اس کے حق میں کسی چیز کی وصیت کرے اور اس کے نفاذ کا حکم دے تو شیخ امام ابو بکر محمد بن الفضل رحمة اللہ علیہ نے کہا ہے کہ یہ دونوں (ہبہ و وصیت) باطل ہوں گی پھر اگر باقی وارث اس کے فعل کی اجازت دے دیں اور کہیں کہ میت نے جو حکم دیا ہے ہم نے اس کی اجازت دے دی تو یہ اجازت وصیت کی طرف لوٹے گی کیوں کہ وہی مامور ہے نہ کہ ہبہ کی طرف اور اگر وارث کہیں کہ میت نے جو کہا ہے ہم نے اس کی اجازت دے دی تو پھر یہ ہبہ اور وصیت دونوں میں اجازت صحیح ہوگی)

ایضاً فتاوی عالمگیری (168/6 مطبوعہ کلکتہ) میں ہے

"اذا اقر مریض لامراۃ بدین او اوصیٰ لہا بوصیة او وہب لہا ہبة ثم تزوجہا ثم مات جاز الاقرار عندنا وبطلت الوصیة والہبة"

(جب کوئی مریض کسی عورت کے لیے قرض کا اقرار کرے یا اس کے حق میں کوئی وصیت کرے یا اسے کوئی ہبہ دے پھر وہ اس عورت سے شادی کرے اور پھر فوت ہو جائے تو ہمارے نزدیک اس کا (قرض کا) اقرار تو درست ہوگا جب کہ ہبہ اور وصیت باطل ہوگی)

"الدر المختار" برحاشیہ طحطاوی (218/4 مطبوعہ مصر) میں ہے۔"

وتبطل ہبة المریض ووصیتہ لمن نکحہا بعدہما اي بعد الهب

(ایسے مریض کا ہبہ اور وصیت اس عورت کے حق میں باطل ہوں گے جس سے اس نے ہبہ اور وصیت کے بعد شادی کر لی ہو۔ کیوں کہ یہ بات طے شدہ ہے کہ وصیت کے جواز کے لیے موصی لہ کا وارث ہونا یا وارث نہ ہونا موت کے وقت معتبر ہے نہ کہ وصیت کے وقت کیوں کہ وہ ایک ایسی چیز کو واجب کرتا ہے جس کی نسبت موت کے بعد کی طرف ہے اور اس وقت وہ وارث ہوگی وارث کے حق میں وصیت بغیر (دیگر وارثوں کی) اجازت کے باطل ہے رہا ہبہ تو اگرچہ بظاہر اس کی اجازت ہے لیکن حکماً وہ اس چیز کی طرح ہے جس کی نسبت موت کے بعد کی طرف ہے کیوں کہ وہ وصیتوں کے قائم مقام ہے اس لیے کہ وہ ایسا تبرع ہے جس کا حکم موت کے وقت لاگو ہوتا ہے)

2۔ اگر واہب نے یہ ہبہ اپنی بعض اولاد کو یا کسی دیگر وارث کو کیا ہے تو ہبہ مذکور بغیر اجازت بقیہ ورثہ باطل و ناجائز ہے نہ یہ واہب کے کل مال میں جاری ہوگا اور نہ ثلث مال میں جیسا کہ جواب اول سے ظاہر ہوا اور اگر واہب نے یہ ہبہ کسی غیر وارث کو کیا ہے تو در صورت عدم اجازت ورثہ کے اس ہبہ کو یہ ہبہ واہب کے صرف ثلث مال میں جاری ہوگا نہ کہ کل مال میں اس لیے کہ ہبہ مذکور حکماً وصیت ہے جیسا کہ جواب سوال اول میں مذکور ہوا وصیت

بلا اجازت ورثہ صرف ثلث مال میں جاری ہوتی ہے نہ کہ کل مال میں اور نہ زائد از ثلث مال میں فتاوی عالمگیری (139/6مطبوعہ کلکتہ) میں ہے۔

"[1]تصبح الوصیۃ لاجنبی من غیر اجازۃ الورثۃ کذا فی التبیین ولا تجوز بما زاد علی الثلث الا ان یجیزہ الورثۃ بعد موتہ وھم کبار کذا فی الھدایۃ"[1]

(وارثوں کی اجازت کے بغیر اجنبی کے لیے وصیت کرنا صحیح ہے تبیین میں ایسے ہی ہے یہ وصیت ایک تہائی مال سے زیادہ کی جائز نہیں الایہ کہ اس کے وارث اس کی موت کے بعد اجازت دیں اس حال میں کہ وہ بڑے ہوں الخ) ہدایہ میں ایسے ہی ہے) "الدرالمختار" بر حاشیہ طحطاوی (315/4مطبوعہ مصر) میں ہے۔

"و تجوز بالثلث للاجنبی عند عدم المانع وان لم یجز الوارث ذلک لا الزیادۃ علیہ الا ان یجیز ورثتہ بعد موتہ"

(مانع نہ ہونے کی صورت میں اجنبی کے لیے تہائی مال کی وصیت کرنا جائز ہے اس سے زیادہ کی نہیں اگرچہ وارث اس کی اجازت نہ دیں ہاں اگر وارث اس کی موت کے بعد اس (تہائی سے زیادہ وصیت) کی اجازت دے دیں۔ (تو جائز ہے)

3۔ہبہ بالعوض میں بالخصوص قرآن مجید کو عوض میں دینا تو کتب فقہ حنفیہ میں میری نظر سے نہیں گزرا ہے لیکن کتب فقہ حنفیہ میں یہ امر مصرح ہے کہ ہبہ بالعوض میں عوض شے یسیر بھی کافی ہے اور شے یسیر میں قرآن مجید بھی داخل ہے فتاوی قاضی خاں (187/4مطبوعہ کلکتہ) میں ہے۔ "یصح التویض بشیء یسیر او کثیر" (عوض میں تھوڑی یا زیادہ شے درست ہے فتاوی عالمگیری (551/6مطبوعہ کلکتہ) میں ہے۔

"ولو عوض عن جمیع الہبۃ قلیلا کان العوض او کثیرا فانہ یمنع الرجوع"

(اگر وہ تمام ہبہ کے عوض دے دے وہ عوض تھوڑا ہو یا زیادہ تو وہ رجوع کو روک دیتا ہے)

---

[1]الھدایۃ(232/4)۔)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب البیوع، صفحہ:651

محدث فتویٰ